لیکن انہوں نے تقریر و تحریر کے ذریعہ مرزا صاحب کو آڑے ہاتھوں لیا۔ مرزا صاحب کی جماعت ختم نہ ہو سکی لیکن سمٹ گئی، سکڑ گئی تا آنکہ پاکستان بن گیا۔ توقع تھی کہ "اسلامی مملکت" کے مسلمان حکمران اس مسئلہ کو حل کریں گے، لیکن ۱۹۵۲-۵۳ء میں ہزارہا مسلمان اس مطالبہ کے سبب شہید ہوئے، جیل گئے اور مرزائی وزیرخارجہ سات برس تک دندناتے رہے، حتیٰ کہ ۱۹۷۴ء میں "نئے پاکستان" کے حکمران مسٹر بھٹو کو یہ سعادت میسر آئی اور یوں اللہ تعالےٰ کے سچے نبی کا فرمان صحیح ثابت ہوا کہ "گنہگار سے بھی اللہ تعالےٰ دین کا کام لے گا"

مرزائیت کے روز اوّل سے ہی اس کا علمی اور عدالتی تعاقب ہوا۔ علمی تعاقب میں لدھیانہ، امرتسر اور سیالکوٹ و دیوبند کے علماء نے بڑا کام کیا جبکہ غیر علماء میں الیاس برنی مرحوم سب پر بازی لے گئے۔ پھر علامہ اقبال اور جسٹس اکبر نے بڑی خدمات سرانجام دیں، تاہم وقت کے ساتھ ساتھ اس موضوع پر قلم اٹھانے کی برابر ضرورت ہے اور رہے گی۔ زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مقام مسرت ہے کہ ایک غیر عالم لیکن مخلص مسلمان حاجی مصباح الدین صاحب نے یہ ضخیم کتاب تالیف کی، جس کے اب تک چار ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔۔۔ ہر ایڈیشن تبلیغی نقطۂ نظر سے مفت تقسیم ہوا۔۔۔ زبان سادہ، دلائل مستحکم اور مرزائی لٹریچر سے حقائق کی نشاندہی حاجی صاحب کا کمال ہے اور حضور خاتم النبیین والمعصومین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا زندہ معجزہ۔۔۔ اللہ تعالےٰ اپنے باتوفیق بندوں میں سے جس سے چاہتا ہے کام لے لیتا ہے۔ حاجی صاحب یقیناً سعادت مند ہیں جو اتنی محنت کی اور پھر اتنا مالی ایثار کیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی دین ہے اور موصوف مبارکباد کے مستحق۔ برادرانِ دینی آگے بڑھیں۔۔۔ تبلیغی نقطۂ نظر سے مرزائی احباب تک کتاب پہنچائیں، انہیں منت خوشامد کر کے پڑھنے کی ترغیب دیں۔ ان شاء اللہ تعالےٰ یہ بہت سوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنے گی اور خود جدیدیت کے مارے مسلمانوں کے لیے "سرمۂ بصیرت" ثابت ہو گی۔

(علوی)